دار الافتاء والقضاء — الجامعة البنورية العالمية
متصل سائٹ قائد — پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان
ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

Name	:> **Najeeb Ullah**	Serial No	:> **5505**
Address	:> **Karachi**	Fatwa No	:> **40454**
Sebject	:> **mony changer**	Date	:> **11/6/2008**
Writer	:> **Abdul Waheed Jamal**	Email	:>

Assalamo Alikum, Jinab Mufti sab , i want to ask the following 1-We want to start the Money Changer business , so please let us is this haram Or Halal. 2-We are doing a commercial item business which is so hard and the product could not sell easily so we sold that items very slow turn over ,and we get Good profit like 50, or 70 Percent.and we offer one year Guarantee for parts etc, we aslo provide other services, so kindly let us how much earning or profit is allow to get , and if we get 100% pprofit so is it Halal or not Allah Hafiz Please let us

السلام علیکم ورحمۃ اللہ جناب مفتی جی ! میں درجِ ذیل سوالات پوچھنا چاہتا ہوں۔
۱۔ ہم کرنسی تبدیلی کا کاروبار شروع کرنا چاہتے ہیں۔ تو آپ بتائیں کہ حرام ہے یا حلال؟
۲۔ فی الحال ہم کمرشل (تجارتی ردستیابی) اشیاء کا کاروبار کر رہے ہیں۔ جو کہ بہت مشکل ہے۔ اور وہ اشیاء آسانی سے نہیں بکتی۔ ہم نے ان چیزوں آہستہ آہستہ بیچا ہے اور ہمیں اچھا نفع حاصل ہوا ہے مثلاً ۵۰ یا ۷۰ فیصد۔ اور ہم پرزوں کی ایک سالہ گارنٹی بھی دیتے ہیں وغیرہ۔ اسکے علاوہ بھی خدمات فراہم کرتے ہیں۔ مہربانی فرماکر ہمیں بتائیں کہ کتنا نفع حاصل کرنے کی اجازت ہے اور اگر سو (۱۰۰) فیصد منافع حاصل ہوں تو کیا یہ حلال ہے یا نہیں؟ اللہ حافظ
نجیب اللہ کراچی

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر ایک ہی ملک کی کرنسی ہو اور اسے آپس میں تبدیل کیا جائے تو اسکے جواز کیلئے دو (۲) شرطیں ضروری ہیں۔ (۱) ایک یہ کہ کرنسی دونوں طرف بالکل برابر سرابر ہو کمی، زیادتی نہ ہو ورنہ سود میں داخل ہو جائیگا۔ مثلاً پاکستانی سو ہزار روپیہ کے بدلے میں سو ہزار روپیہ ہی لئے جائیں۔
۲) دوسری یہ کہ مجلسِ عقد میں دونوں طرف میں سے کم از کم کسی ایک کی طرف سے قبضہ پایا جائے۔
اور اگر مختلف ملکوں کی کرنسیوں کو آپسمیں تبدیل کیا جائے تو اس صورت میں اگرچہ کمی زیادتی جائز ہے۔ مگر مجلسِ عقد میں ایک طرف سے قبضے کا ہونا ضروری ہے۔ جبکہ گاہک کو دھوکہ یا جھوٹ بول کر سو فیصد منافع حاصل کرنا غبنِ فاحش کی بناء پر شرعاً جائز نہیں۔ جس سے احتراز چاہیے۔ اگرچہ فی نفسہٖ منافع کی شرعاً کوئی حد متعین نہیں۔

فی تکملۃ فتح الملہم: واما الحنفیۃ فالفلوس عندھم عددیۃ، فلیست من الاموال الربویۃ فاحکامہا من ھذہ الجہۃ علی وجوہ عندھم والحکم فیہا مختلف. (۱) بیع الفلوس بمثلہا، کالفلس الواحد بالفلس الواحد الآخر، وھذا انما یجوز اذا تحقق القبض فی احد البدلین فی المجلس قبل ان یفترق المتبایعان، فان تفرقا ولم یقبض
(جاری ہے)

احد شيئا فسد العقد لان الفلوس لا تتعين فصارت دينا على كل احد، والافتراق عن دين بدين لا يجوز----------

ولكن قد مناهناك ان المختار عندنا قول من يجعلها اثمانا اصطلاحية، وحينئذ تجرى عليها احكام الفلوس النافقة سواء بسواء

وقدمنا انفا ان مبادلة الفلوس بجنسها لا يجوز بالتفاضل عند محمد، وينبغى ان يفتى بهذا القول فى هذا الزمان سدا لباب الربا

وعليه فلا يجوز مبادلة الاوراق النقدية بجنسها متفاضلة، ويجوز اذا كانت مماثلة، والمماثلة ههنا ايضا تكون بالقيمة لا بالعدد كما فى الفلوس، فيجوز ان يباع ورق نقدى قيمته عشر ربيات بعشرة اوراق قيمة كل واحد منها ربية واحدة، ولا يجوز ان يباع الاول باحد عشر ورقا من الثانية -

واما العملة الاجنبية من الاوراق فهى جنس آخر فيجوز مبادلتها بالتفاضل، فيجوز بيع ثلاث ربيات باكستانية بريال واحد سعودى.

ج ۱، ص ۸۷ھ تا ص ۹۰ھ

والله سبحانه اعلم

بنده عبدالوحيد عفى عنه

دارالافتا جامعه بنوريه كراچى

۱۳ صفر المظفر ۱۴۳۰ھ

الجواب صحيح

بنده [illegible]

دارالافتا جامعه بنوريه [illegible]

۱۳ صفر المظفر ۱۴۳۰ھ

الجواب صحيح

عبدالشكور [illegible]

دارالافتا جامعه بنوريه

۱۳/صفر ۱۴۳۰ھ

[illegible]

۱۰/۵/۰۶